تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاویٰ رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

www.alahazratnetwork.org

امام اوّل کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی بہت اچھا کیا انھیں اسی کا حکم تھا کما حققہ فی الغنیۃ عن فتاوی الحجۃ واقرہ فی ردالمحتار وقد تکرربیانہ فی فتاوٰنا (جیسا کہ فتاوٰی حجہ کے حوالے سے غنیہ میں اس کی تحقیق کی ہے اور ردالمحتار میں اسے برقرار رکھا۔ اس مسئلہ کا بیان ہمارے فتاوٰی میں متعدد جگہ پر موجود ہے۔ ت) جس شخص نے کچھ لے کر بعض ناحق باتیں امام اوّل کی طرفداری کے حق میں ملادیں وہ ضرور آیہ کریمہ ولا تشتروا بایٰتی ثمنا قلیلا[1] اور آیہ کریمہ لاتلبسوا الحق بالباطل[2] کا مورد ہوا، امام کے لئے خوش الحانی کچھ ضرور نہیں جو اسے ضروری و شرط بتائے، شرع مطہر پر افترا کرتا ہے، بلکہ خوش الحانی بعض وقت مضر ہوتی ہے کہ اس کے سبب آدمی اتراتا ہے یا کم سے کم اتنا ہوتا ہے کہ نماز میں خشوع و خضوع کے بدلے اپنے الحان بنانے کا خیال رہتا ہے۔ فتاوٰی قاضی خان و فتاوٰی عالمگیری میں ہے:

لاینبغی للقوم ان یقدموا فی التراویح الخوشخوان ولکن یقدموا الدرستخوان فان الامام اذاقرأ بصوت حسن یشغلہ عن الخشوع و التدبر والتفکر۔[3]

قوم کے لئے ایسے شخص کو تراویح میں امام بنانا جو خوش الحان ہو مناسب نہیں البتہ درست پڑھنے والے کو امام بناسکتے ہیں کیونکہ امام جب قرأت کرے گا تو اس کو اچھی آواز خشوع، تدبر اور تفکر سے غافل کردے گی۔ (ت)

امامت عالم کا خاص حق ہے اس کے ہوتے دوسرے کو ترجیح نہیں جبکہ وہ عالم صحیح خواں و صحیح العقیدہ ہو، فاسق نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم علماؤکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم۔[4] رواہ الطبرانی فی الکبیر عن مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اگر تمھیں اپنی نمازوں کا قبول ہونا پسند ہو تو چاہئے کہ تمھارے علما تمھاری امامت کریں کہ وہ تمھارے واسطہ و سفیر ہیں تمھارے اور تمھارے رب عزوجل کے درمیان۔ اس کو طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

---

[1] القرآن ۲/۴۱ [2] القرآن ۲/۴۲
[3] فتاوٰی ہندیۃ فصل فی التراویح مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۱۶
[4] المعجم الکبیر مروی عن مرثد الغنوی " المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲/۳۲۸

نوٹ: اصل کتاب میں فلیؤمکم علماؤکم کی جگہ فلیؤمکم خیارکم ہے۔ نذیر احمد سعیدی

خاص یہ لفظ کہ عالم کے پیچھے نماز ایسی ہے جیسے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے کسی حدیث میں نظر سے نہیں گزری، ہاں یہ صحاح کی حدیث ہے کہ:

العلماء ورثۃ الانبیاء[1] (علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں)

اور ہدایہ میں ہے:

من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی[2] — جس نے کسی عالم متقی کے پیچھے نماز پڑھی گویا نبی کے پیچھے پڑھی۔

لکن لم یعرفہ المخرجون وقال الزیلعی ھو غریب (لیکن اصحابِ تخریج کے ہاں یہ حدیث معروف نہیں امام زیلعی نے اسے غریب قرار دیا ہے۔ ت)

امام اول اپنی اُس حرکت سے ضرور فاسق ہوا اور فاسق کے پیچھے نماز ضرور مکروہ ہے جبکہ سچّی توبہ نہ کرے اور مال لینے کی توبہ بغیر مال واپس دئے ہرگز صحیح نہیں تو جب تک وہ یتیموں کا حق نہ پھیرے نماز اس کے پیچھے بیشک مکروہ۔

مسئلہ ۶۲۸ ۳ شعبان المعظم ۱۳۱۸ھ

ندویوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ندویوں میں کچھ نیچری ہیں کچھ منکران ضروریاتِ دین رافضی یہ بالاجماع کافر مرتد ہیں اور ان کے پیچھے نماز محض باطل، کچھ غیر کافر رافضی وہابی تفضیلی غیر مقلد وغیرہم بدمذہب ہیں کچھ وہ نئے بگڑے گمراہ ہیں جنھوں نے اب ندوہ جاکے اپنے دین کی بیخ کنی کی، ندوے کی رُودادوں لکچروں میں جن کے کلمات ضلالت چھاپے گئے یہ سب ضال مضل گمراہ بددین ہیں اور ان کے پیچھے نماز یا ناجائز جیسے عامہ غیر مقلدین،

کما حققناہ فی النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید۔ (جیسا کہ ہم نے اس کی تحقیق "النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید" میں کی ہے۔ ت)

یا گناہ و مکروہ تحریمی، کما بیناہ فی غیر موضع من فتاوٰنا (جیسا کہ ہم نے اسے اپنے فتاوٰی میں متعدد جگہ بیان کیا ہے۔ ت) یوں ہی وہ خود نہ پہلے بدمذہب تھے اور نہ اب کلمات بدمذہبی کے مگر ان لکچراروں کے

---

[1] صحیح البخاری باب العلم قبل العلم والعمل الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۶

[2] الہدایہ باب الامامۃ ؍؍ المکتبۃ العربیۃ کراچی ۱/۱۰۱

اقوال ضلالت سُنے، پسند کئے اور ان پر راضی ہوئے، ان کی اشاعت کی حمایت کی، یہ سب کل بوجہ رضا و نصرت باطل اہلِ باطل و اربابِ ضلال اور اسی حکم میں ان کے شریکِ حال ہوگئے، کچھ وہ ہیں جن بیچاروں کو اطلاع نہیں کہ ان ظلمہ نے کیا کہا ہے صرف مولویوں کا جلسہ سن کر شریک ہوگئے جب تک مطلع نہ ہوئے معذور رہیں بعد اطلاع پھر شریک رہے تو اقل درجہ فاسق ضرور ہیں اور فاسق کے پیچھے بھی نماز مکروہ۔ فتاوٰی حجہ و غنیہ شرح منیہ وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ یہ کراہت تحریم ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۶۲۹ از بریلی محلہ سرخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۱۹ھ

علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ گروہ وہابیین یعنی فرقہ غیر مقلدین اعل ہے اہلِ سنت و جماعت میں یا خارج ان سے اور فرقِ ضالہ سے اور ہم مقلدوں کو ان کے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور ان کو اپنی مساجد میں باوجود خوفِ فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہیں' اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر الجزیل۔

الجواب

فی الواقع فرقہ غیر مقلدین گمراہ بددین ضالین مفسدین ہیں انھیں امام بنانا حرام ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے، ان سے مخالطت آگ ہے۔ صورت مذکورہ سوال میں انھیں مساجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیا جائے۔

قال اللہ تعالٰی:

وعھدنا الٰی ابراھیم و اسمٰعیل ان طھرا بیتی[1]

اور ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل سے یہ وعدہ لیا کہ وہ میرے گھر کو صاف رکھیں گے۔ (ت)

حدیث میں ہے:

امر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف و تطیب[2]

حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مساجد بنانے اور انھیں ستھرا و نظیف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا۔ (ت)

نجاستیں درکنار قاذورات مثل آبِ دہن و آبِ بینی باآنکہ پاک ہیں مسجد سے اُن کا دُور کرنا واجب تو بدمذہب گمراہ لوگ کہ ہر نجس سے بدتر نجس ہیں۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] القرآن ۲/۱۲۵

[2] سنن ابوداؤد باب اتخاذ المساجد فی الدور مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۶۶

اھل البدع شرالخلق و الخلیقۃ[1] بدمذہب تمام مخلوق سے بدتمام جہان سے بدتر ہیں۔

دوسری حدیث میں ہے،

اصحاب البدع کلاب اھل النار[2] بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کُتّے ہیں۔

تو ایسے لوگوں کو خصوصاً بحال فتنہ وفساد کہ وہابیہ کی عادت قدیم ہے باوصف قدرت مساجد میں کیونکر آنے دیا جاسکتا ہے۔ قال اللہ تعالٰی ؛

والفتنۃ اشد من القتل[3] فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

عینی شرح بخاری و درمختار وغیرہما میں تصریح ہے کہ مسجد سے موذی نکال دیا جائے ولو بلسانہ اگرچہ صرف زبانی ایذا دیتا ہو۔ نجاستیں دھونے سے پاک ہوجاتی ہیں اور بدمذہب ع

ہرچہ شوئی پلید تر باشد

(جتنی بار دھویا جائے پلید ہی رہتا ہے)

اعاذنا اللہ منھم ومن حالھم وعقائدھم واعمالھم بجاہ نبیہ الکریم علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم۔ اللہ تعالٰی اپنے پیارے نبی علیہ وآلہ افضل الصلٰوۃ والسلام کے صدقے میں ان سے ان کے حال اور عقائد و اعمال سے محفوظ رکھے (ت)

واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۶۳۰ ازجائس ضلع رائے بریلی محلہ زیر مسجد مکان حاجی محمد ابراہیم مرسلہ حاجی ولی اللہ صاحب ۲ ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس کی عورت بےپردہ عام عورتوں کی طرح پھرتی ہو اور اس کا شوہر اسے منع نہ کرتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کو دیوث کہنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

عورت اگر باہر بےپردہ باریک کپڑوں میں پھرتی ہو کہ ان سے بدن چمکے یا گلے یا بازو یا پیٹ یا پنڈلیوں

---

[1] کنزالعمال البدع والرفض من الاکمال مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۲۳
جامع الصغیر مع فیض القدیر " دارالمعرفۃ بیروت ۳/۶۴
[2] کنزالعمال فصل فی البدع " موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/۲۱۸
جامع الصغیر مع فیض القدیر " دارالمعرفۃ بیروت ۱/۵۲۸
[3] القرآن ۲/۱۹۲

بندوبست نہ کریں تو دیوث ہیں، اور ایسوں کو امام بنانا گناہ ۔ اور اگر تمام بدن سر سے پاؤں تک موٹے پردے میں خوب چھپا ہوا ہے صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوئی جس میں کوئی حصہ کان کا یا تھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتوٰی اس سے بھی ممانعت پر ہے اور یہ امر شوہروں کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے بھی احتراز انسب کہ سد فتنہ اہم واجبات شرعیہ سے ہے واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۶۳۹ از ماتوگا جہ ملک پیراگ مرسلہ نیاز محمد خاں بدایونی ۳ ربیع الاخری یوم سہ شنبہ ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ استنجاء کلوخ سے نہیں اسی وقت پیشاب کیا اور فوراً پانی سے استنجاء لے لیا ان کی امامت کیسی ہے؟

الجواب

اس صورت میں ترکِ سنت ضرور ہے مگر صرف پانی اگر انقطاع قطرہ ہو جاتا اور ان لوگوں کو اطمینان مل جاتا ہے تو یہ امر اس حد کا نہیں جس کے ترک پر ان کی امامت کو ناجائز کہا جائے جبکہ ان کا منشا کوئی امر قبیح مثل استخفاف سنت حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نہ ہو، واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۶۴۰ از حیدر آباد دکن مرسلہ حسین خاں بوساطت مولوی ضیاء الدین صاحب ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی صاحب نے مذہب حنفی ترک کرکے مذہب حنبلی اختیار کیا ہے اور وجہ تبدیل مذہب یہ بتاتے ہیں کہ قریب زمانہ وفات حضرت جناب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے مذہب حنبلی اختیار فرمایا اس لئے میں نے بھی تبدیل مذہب کیا، بس بصورت صحت بیان مولوی صاحب نسبت تبدیل مذہب اقتدائے مولوی صاحب حسب اصولِ حنفیہ درست ہے یا نہیں جبکہ وہاں کثرت سے حنفی لوگ لائق اقتدار موجود ہوں۔

الجواب

ان بلاد میں کہ جہاں نہ حنبلی مذہب کے عالم ہیں نہ کتابیں، حنفیت چھوڑ کر حنبلیت اختیار کرنا ہرگز جائز نہیں، انتقال کرنے والا اگر مذہب حنفی کا عالم تھا تو یہ انتقال صراحۃً مرادِ شرع کے مضاد ہوگا کہ شرع نے طلب علم کا حکم فرمایا اور یہ ترکِ علم وطلب جہل کرتا ہے حاشا للہ حنبلیت جہل نہیں چاروں مذہب حق وہدی ورشاد ہیں مگر جہاں نہ جس مذہب کے عالم نہ کتابیں وہاں اس کا اختیار صراحۃً اپنے جہل کا اختیار ہے اور اگر اول سے جاہل تھا تو اپنے لئے علم وعمل کا دروازہ بند کرتا ہے احکامِ حنفیت سے آگاہ نہ تھا تو فاسئلوا اھل الذکر[1] (اہلِ ذکر سے پوچھو ت) کے امتثال پر تو قادر تھا اب کہ وہ مذہب اختیار کرتا ہے جس کے اہلِ ذکر بھی یہاں نہیں تو صراحۃً جہل کے ساتھ عجز ملایا اور اپنے منہ پر شریعتِ مطہرہ کا دروازہ بند کرتا ہے واللہ الہادی۔

---

[1] القرآن ۱۶/ ۴۳

اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم :

لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق الثلث[1] کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے بھائی سے تین دن سے زائد سلام وکلام قطع کرے۔ (ت)

اور فحش بکنا خصوصاً برسرِ بازار معصیت وفسق ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لیس المومن باللعان ولا الفحاش[ف][2] مومن طعن کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی فحش بکتا ہے (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

الحیاء من الایمان والبذاء من النفاق[3] حیا، ایمان کا حصّہ ہے اور بے حیائی نفاق کا حصہ ہے۔ (ت)

خصوصاً اگر اس فحش میں کسی مسلمان مرد یا عورت کو زنا کی طرف نسبت کرتا ہو جیسے آج کل فحش لوگوں کی گالیوں میں عام طور پر رائج ہے جب تو اشد کبیرہ ہے۔

قال اللہ تعالٰی یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین[4] اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: اللہ تعالٰی تمھیں حکم دیتا ہے تم آئندہ کبھی ایسی بات نہ کرو اگر تم اہلِ ایمان ہو (ت)

بالجملہ شخص مذکور فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی یعنی پڑھنی منع ہے اور پڑھ لی ہو تو پھیرنی واجب۔ فتاوٰی حجہ پھر غنیہ پھر ردالمحتار میں ہے: لوقدموا فاسقا یاثمون[5] (اگر لوگوں نے فاسق کو مقدم کر دیا تو وہ گنہگار ہوں گے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۶۶۰ از سیتاپور ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پر رفض کا شبہہ ہے اس کی نشست ان لوگوں کے

---

[1] صحیح البخاری باب الہجرۃ حدثنا الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۹۷

[2] جامع الترمذی باب ماجاء فی اللعنۃ " امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۱۹

مسند احمد بن حنبل ما اسند عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/ ۴۰۵

[3] جامع الترمذی باب ماجاء فی العی مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۲۳

[4] القرآن ۲۴/ ۱۷

[5] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۳

ف: اعلٰحضرت کی ذکر کردہ عبارت میں "الفحاش" کا لفظ ہے جبکہ کتب احادیث جن سے حوالہ منقول ہے ان میں "الفاحش" کا لفظ ہے۔ نذیر احمد سعیدی

پاس ہے اور ان کی خاص مجلسوں میں جاتے بھی اُسے دیکھا اور اُس سے توبہ کو کہا جائے تو توبہ بھی نہیں کرتا اور حالت اس کی یہ ہے کہ رافضیوں میں رافضی، سُنّیوں میں سُنّی اور اسے بعض لوگوں نے اپنے لڑکوں کا معلم اور مسجد کا امام مقرر کیا ہے اس صورت میں اس کا اور اس کے مقرر کرنے والوں کا کیا حکم ہے اور اس کا معزول کرنا بوجہ شبہہ کے واجب ہے یا نہیں، اگر ہے تو کس دلیل سے، حالانکہ وہ اہلسنت کے سامنے کوئی بات عقیدہ روافض کی زبان سے نہیں نکالتا اور اگر وہ توبہ کرلے تو اس کے بعد بھی رکھا جائے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

جبکہ ثابت و محقق ہو کر رافضیوں میں رافضی اور سُنّیوں میں سُنّی بنتا ہے جب تو ظاہر ہے کہ وُہ رافضی بھی ہے اور منافق بھی اور اس کے پیچھے نماز باطل محض، جیسے کسی یہودی نصرانی ہندو مجوسی کے پیچھے کما بیناہ فی النھی الاکید (جیسا کہ ہم نے اسے النھی الاکید میں بیان کیا ہے۔ ت) بلکہ تبرائی روافض زمانہ اُن سے بھی بدتر ہیں کہ وہ کافر ان اصلی ہیں اور یہ مرتد، اور مرتد کا حکم سخت تر واشد کما حققناہ فی المقالۃ المسفرۃ (اس کی تحقیق ہم نے اپنے مقالے مسفرہ میں کی ہے۔ ت) اور اگر صرف اسی قدر ہو کہ اس کی حالت مشکوک و مشتبہ ہے جب بھی اُسے امامت سے معزول کرنا بدلائل کثیرہ واجب ہے۔

فاقول وباللہ التوفیق (پس میں اللہ کی توفیق سے کہتا ہوں)

دلیلِ اوّل علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جب کسی امر کے بدعت و سنّت ہونے میں تردد ہو تو وہاں سنّت ترک کی جائے، بحرالرائق پھر ردالمحتار مکروہات الصلاۃ میں ہے:

اذا تردد الحکم بین سنۃ و بدعۃ کان ترك السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ[1] مختصراً

جب حکم سنّت اور بدعت کے درمیان متردد ہو تو بدعت پر عمل کی بجائے ترک سنّت راجح ہے (ت)

المحیط پھر فتح القدیر اواخر سجود السہو میں ہے:

ما تردد بین البدعۃ والسنۃ ترکہ لان ترك البدعۃ لازم واداء السنۃ غیر لازم[2]

جب بدعت اور سنّت کے درمیان تردد ہو تو سنّت کو ترک کردیا جائے کیونکہ ترکِ بدعت لازم اور اداءِ سنّت غیر لازم ہے۔ (ت)

ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص واقع میں سُنّی ہو تو خاص اسی کو امام کرنا کچھ سنّت بھی نہیں اور رافضی ہو تو اسے امام کرنا حرام قطعی

---

[1] ردالمحتار مطلب اذا تردد الحکم بین سنۃ و بدعۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ١/٤٢٥

[2] فتح القدیر باب سجود السہو " مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ١/٤٥٥

جب سنت ومکروہ کے تردد میں ترکِ سنت کا حکم ہوا تو جائز وحرام قطعی کے تردد میں وُہ جائز کیوں نہ واجب الترک ہوگا۔

دلیل دوم علماء فرماتے ہیں کہ جب کسی بات کے واجب وبدعت ہونے میں تردد ہو تو وہ ترک نہ کی جائے۔ فتح وحلیہ وبحر وردالمحتار وغیرہ میں ہے:

واللفظ لھذا فی النوافل قد تقرر ان ما دار بین وقوعہ بدعۃ او واجبا لایترک[1]

بیان نوافل میں اس (ردالمحتار) کے الفاظ یہ ہیں کہ یہ بات مسلّمہ ہے جس کام کا وقوع بدعت اور واجب کے درمیان متردد ہو تو اسے (یعنی واجب کو) ترک نہیں کیا جائے گا۔ (ت)

ظاہر ہے کہ یہ شخص سُنّی ہو تو اس کی جگہ دوسرا امام مقرر کرنا کچھ بدعت بھی نہیں اور رافضی ہو تو اُسے معزول کرنا فرض قطعی جب بدعت وواجب کے تردد میں فعل ضروری ہوتا ہے تو جائز وفرض قطعی کے تردد میں اُسے معزول کرنا کیوں نہ اشد ضروری ہوگا۔

دلیل سوم شرع مطہر کا قاعدہ مقرر ہے کہ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام[2] جب ایک چیز میں حلت وحرمت دونوں وجہیں جمع ہوں تو غلبہ حُرمت کو رہے گا اور وُہ شے حرام سمجھی جائے گی کما فی الاشباہ والنظائر (جیسا کہ الاشباہ والنظائر میں ہے۔ ت) یہ سُنّی ہو تو امامت حلال اور رافضی ہو تو حرام، تو غلبہ حرمت ہی کو دیا جائیگا۔

دلیل چہارم عبادات میں احتیاط مطلقاً واجب ہے نہ کہ نماز کہ اہم واعظم عبادات ہے جس کے لئے علماء فرماتے ہیں کہ اگر اس کی صحت وفساد میں اشتباہ پڑے ایک وجہ سے فاسد ہوتی ہو اور متعدد وجوہ سے صحیح تو اس ایک ہی وجہ کا اعتبار کرکے اُس کے فساد ہی کا حکم دیں گے، فتح القدیر صلاۃ المسافر میں ہے:

"ھذہ مسائل الزیادات" مسافر ومقیم ام احدھما الاٰخر فلما شرعا شکا فی الامام استقبلا لان الصلوۃ متی فسدت من وجہ وجازت من وجوہ حکم بفسادھا وامامۃ المقتدی مفسدۃ واحتمال کون کل منھما

یہ مسائل زیادات کے ہیں مسافر اور مقیم میں سے ایک نے دوسرے کی امامت کی، جب دونوں نے نماز شروع کی تو انھیں امام کے بارے میں شک ہوگیا کہ میں امام ہُوں یا دوسرا، تو نماز نئے سرے سے ادا کریں کیونکہ نماز جب ایک جہت سے فاسد اور کئی وجوہ کی

---

[1] ردالمحتار باب الوتر والنوافل مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۵۱۶

[2] الاشباہ والنظائر القاعدۃ الثانیۃ اذا اجتمع الحلال الخ ادارۃ القرآن کراچی ۱/۱۴۴

وُہ اسے ترک کرے گا اور دوسرے مجتہد کی تقلید اُس پر نہیں یا اہلِ ورع کے لئے ان خاص امور دقیقہ میں ہے جن پر ظاہر شریعت مطہرہ سے فتوی جواز ہوگا اور متورع محتاط کا قلب اس پر مطمئن نہ ہوگا وہ اس سے بچے گا نہ اس لئے کہ فتوٰی معتبر نہیں بلکہ اس لئے کہ ایسی جگہ مقامِ تقوٰی فتوٰی سے اعلٰی ہے۔ ایک بی بی سیدنا امام احمد کے پاس حاضر ہوئیں رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور مسئلہ پُوچھا بادشاہ کی سواری نکلتی ہے کیا میں اس کی روشنی میں سُوئی میں ڈورا ڈال سکتی ہوں، امام نے ان کی طرف نظر اُٹھائی اور فرمایا آپ کون ہیں؟ کہا میں بشر حافی کی بہن ہُوں رضی اللہ تعالٰی عنہ، فرمایا ایسا ورع تمہارے گھر سے نکلا ہے وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۷۰۴ ازچوپرا ڈاک خانہ بانسی مرسلہ محمد کلیم الدین صاحب ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ بروز جمعہ بعد نمازِ فجر قبل فرض جمعہ کوئی نماز پیش مصلّی پر خواہ اشراق ہو یا قبل الجمعہ وغیرہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء فرماتے ہیں منع ہے بعض فرماتے ہیں جائز ہے۔ بینوا توجروا

الجواب

وہ مصلّی اگر واقف نے صرف امامت کے لئے وقف کیا ہے تو امام وغیر امام کوئی اُسے دُوسرے کام میں نہیں لاسکتا اگرچہ صراحۃً یا وہاں کے عرف کے سبب دلالۃً ممانعت، اور اگر صرف امام کے لئے بطور مذکور وقف ہُوا ہے تو امام اس پر نوافل بھی پڑھ سکتا ہے دُوسرا کچھ نہیں، اور اگر عام طور پر وقف ہُوا یعنی صراحۃً تخصیص ہے نہ دلالۃً تو غیروقت امامت میں ہر شخص اس کو فرائض ونوافل سب کے کام میں لاسکتا ہے بلکہ درس وتدریس کے بھی، کما فی القنیۃ (جیسا کہ قنیہ میں ہے۔ ت) واللہ سبحٰنہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۷۰۵ از حسن پور ضلع مراد آباد مرسلہ طفیل احمد صاحب قادری برکاتی رضوی سلمہ اللہ القوی ۱۸ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

حضور مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ دیوبندی کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی تو حضور ہم نے جو بے خبری میں ان کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں ان کا کیا کیا جائے، اور حضور حسن پور سب مسجدوں میں وہی لوگ امام ہیں تو اب ہم کیا کریں اور اگر اپنی اپنی نماز پڑھ بھی لی تو نمازِ جمعہ کو کیا کیا جائے کیونکہ جہاں جہاں جمعہ ہوتا ہے وہی امام ہیں، اور عیدین بھی وہی پڑھاتے ہیں اور جنازہ کی بھی اور نمازِ تراویح بھی۔ پھر یہ کہ جب ہم مریں گے تو ہمارے جنازوں کی نماز بھی یہی پڑھائیں گے تو حضور ہم بے نماز ہی دفن ہوں گے کیونکہ اگر انھوں نے پڑھائی بھی تو وہ نماز ہی کیا ہُوئی، اور سُنّی بس ہم دو تین شخص ہیں، اوّل حضور کوئی ایسی ترکیب ارشاد ہو کہ جو نمازیں ہم نے ان کے پیچھے پڑھی ہیں معاف ہوجائیں کیونکہ ہمارے ایمان ایسے کمزور ہیں کہ ہم سے پنج وقتہ نماز بھی ادا نہیں ہوتی تو حضور ان کی ادا کی کیا صورت ہے، وُہ

تو معاف ہونی چاہئیں، کیونکہ بےخبری میں ایسی خطا ہوئی، اور یہ بھی ناممکن ہے کہ حسن پور چھوڑ دیا جائے۔ حضور اس پر کچھ توجہ فرمائی جائے اور کوئی سبیل نکال دی جائے۔ اور فوراً جو مسئلہ دریافت کرنا ہو وہ کس سے دریافت کیا جائے کیونکہ وہاں جو عالم ہیں وُہ وہی ہیں، گو حسن پور میں میلاد شریف، تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ کثرت سے ہوتا ہے مگر یہ خبر نہیں کہ ان کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھی جائے۔

الجواب

دیوبندی عقیدے والوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے، ہوگی ہی نہیں، فرض سر پر رہے گا اور ان کے پیچھے پڑھنے کا شدید عظیم گناہ۔ علاوہ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہمارے تینوں ائمہ مذہب امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

ان الصلوٰۃ خلف اھل الھواء لا تجوز[1]۔ اہلِ بدعت کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (ت)

اس میں سب برابر ہیں نماز پنجگانہ ہو خواہ جمعہ یا عید یا جنازہ یا تراویح، کوئی نماز ان کے پیچھے ہو ہی نہیں سکتی، بلکہ اگر ان کو قابلِ امامت یا مسلمان جاننا بھی درکنار، ان کے کفر میں شک ہی کرے تو خود کافر ہے جبکہ ان کے خبیث اقوال پر مطلع ہو۔ علمائے حرمین شریفین بالاتفاق فرماتے ہیں:

من شك فی عذابه وكفره فقد كفر[2]۔ جو شخص ان کے کافر ہونے میں شک کرے وُہ بھی کافر ہے۔ (ت)

جب وہاں میلاد شریف اور سوم وغیرہ کرنے والے بکثرت ہیں تو ضرور وہ لوگ دیوبندی نہیں، انھیں علمائے کرام مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے فتوے (کہ دس برس سے چھپ کر تمام ملک میں شائع ہو رہے ہیں) دکھائیے اور رسالہ "تمہید ایمان" پڑھ پڑھ کر سنائیے الحمد للہ مسلمان ایسے نہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز جائز مانیں یا اُسے مسلمان مانیں ان شاء اللہ تعالٰی اللہ عزوجل ضرور ہدایت و اثر بخشے گا اور مسلمان ہوشیار ہو کر ان کے پیچھے نماز چھوڑ دیں گے اور سُنّی عوام اپنے لئے پنجگانہ و جمعہ و عیدین و جنازہ سب کے لئے مقرر کریں گے اور اگر بالفرض کوئی نہ سُنے تو دو آدمی مل کر سوائے جمعہ سب نمازوں پنجگانہ و عید و جنازہ وغیرہ میں جماعت کر سکتے ہیں ایک اور ایک مقتدی بس کافی ہے اور جمعہ کے لئے ایک شخص اہل کو امام مقرر کیجئے کہ وہی عیدین کی بھی امامت کرے اور جمعہ میں کم سے کم تین مقتدی ہوں جمعہ ہو جائے گا زیادہ نہ مل سکیں تو کچھ حرج نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ جمعہ و عیدین اعلان کے

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴

[2] درمختار باب المرتد " مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۳۱

ساتھ ہوں ظاہر کردیا جائے کہ مسلمانوں کا جمعہ وعید فلاں جگہ ہوگی، جسے اللہ تعالٰی ہدایت دے گا شریک ہوجائے گا، اُن کے پیچھے جو نمازیں بے خبری میں پڑھیں اُن کا علاج ایک تو توبہ ہے، دوسرے یہ ضرور ہے کہ اُن نمازوں کی قضا پڑھی جائے، اندازہ اتنا کرلیا جائے کہ کوئی نماز باقی نہ رہ جائے زیادہ ہوجائیں تو حرج نہیں۔ اگر کوئی شخص دارالحرب خاص کفار کی بستی میں بسے جہاں مثلاً صرف ہندو ہوں اور وہ کہے کہ میں یہاں کی سکونت تو چھوڑ نہیں سکتا یہ بتاؤ فوری ضرورت کے مسئلے کس سے پوچھوں تو کیا اُس سے کہہ دیا جائے گا کہ پنڈت سے پوچھ لیا کرو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ از موضع سریا ڈاک خانہ تیلو تھو ضلع شاہ آباد آرہ مرسلہ شیخ مدار بخش ۱۸ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص معمولی اردو خواں مؤذنی بھی کرتا ہے اور امامت بھی کرتا ہے اور وہی شخص گھر گھر سے صدقہ فطر مال زکوٰۃ وکھال قربانی وغیرہ لیتا اور کھاتا ہے اور قبرستان میں جو غلہ اور پیسہ کوڑی خیرات کیا جاتا ہے وہ بھی لیتا ہے اور اس کا پیشہ یہی ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ امام کے لئے کون کون شرائط ہیں؟ کیسے شخص کو امام ہونا چاہئے؟ اگر بجائے شخص مذکور کے دوسرا شخص جو ان باتوں سے محتاط ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر وہ فقیر ہے صاحبِ نصاب نہیں، نہ سیّد ہاشمی ہے تو ان اموال کا لینا اُسے جائز ہے اور اس وجہ سے اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔ امامت کیلئے صحیح الاسلام، صحیح الطہارۃ، صحیح القرأت، سُنّی صحیح العقیدہ، غیر فاسق معلن درکار ہے، جس میں ان باتوں سے کوئی بات کم ہوگی اسکے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں مکروہ تحریمی ہوگی اس شخص میں ان باتوں سے کوئی بات کم ہے تو اسکی امامت جائز نہیں، واجب ہے کہ دوسرے کو جو ان باتوں کا جامع ہو امام کریں اور یہ سب باتیں اُس میں ہیں تو اس کی امامت میں حرج نہیں، پھر دوسرا اگر نماز وطہارت کے مسائل اس سے زیادہ جانتا ہے تو وہ دوسرا ہی اولٰی ہے اور اگر یہ زیادہ جانتا ہے تو یہی بہتر۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۰۷ از کراچی گاڑی احاطہ محلہ رام باغ مرسلہ نور احمد مولیڈنہ واکانی مھمیز ۱۸ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

(۱) جس امام کو اس کے عقائد پوچھے جائیں اور وہ نہ بتائے تو اس کی اقتدار جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جو امام وقتِ مقررہ کا پابند نہ ہو یعنی کہے کہ نماز مقررہ وقت پر پڑھنا عرشِ اعظم پر لکھا ہوا ہے کیا، حالانکہ مصلیوں کی آسانی کے لئے جماعت نے وقت مقرر کیا، اُس کو کیا سمجھنا چاہئے۔

(۳) جس امام سے جماعت کے بعض آدمی ناراض ہوں اور بعض اس کی خوشامد کرتے ہوں تو ایسے کی اقتدار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

نہیں، واللہ تعالٰی اعلم۔

(۵) غیر مقلد کی امامت باطل ہے اور اس کے پیچھے نماز محض ناجائز، اور جب اُس کا غیر مقلد ہونا ثابت و تحقیق ہے تو اس کا براہ تقیہ اپنے آپ کو حنفی کہنا کچھ مفید نہیں۔

قال اللہ تعالٰی اذا جاءك المنٰفقون قالوا نشهد انك لرسول اللہ و اللہ یعلم انك لرسولہ و اللہ یشهد ان المنٰفقین لکٰذبون[1]۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور ضرور اللہ کے رسول ہیں، اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

واللہ تعالٰی اعلم

(۶) استغفار کا حقدار ہر مسلمان ہے۔

قال اللہ تعالٰی واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنات[2]۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ (ت)

اگر انھوں نے بیجا الزام لگایا ہے سخت گنہگار و حق العبد میں گرفتار، نفاق ڈالنے کا جواب ۳ میں ہوچکا مجمل باتوں پر قطعی حکم دے کر فتوٰی کو کسی غرض نفسانی کا مؤید نہیں کرسکتے ومن لم یعرف اھل زمانہ فھو جاھل (جو اپنے زمانے کے احوال سے واقف نہیں وہ جاہل ہے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۷۳۵: از تحصیل سکندرہ راؤ ضلع علی گڑھ مسئولہ محمد لطیف قرق امین ۱۰ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی غیر صحیح النسل یعنی کسی کسبی زادہ کے پیچھے جو حافظِ قرآن ہو نماز پڑھنا اور خاص کر تراویح ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

مکروہِ تنزیہی ہے اگر وہ سب حاضرین سے علمِ مسائلِ طہارت و صلاۃ میں زائد نہ ہو، ورنہ وہی اولٰی اگر جملہ شرائطِ امامت کا جامع ہو کما فی الدر المختار وغیرہ (جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۷۳۶: از بریلی کانکر ٹولہ متصل چوکی پولیس پرانا شہر مسئولہ عبد الغنی صاحب ۱۷ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ کس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور کس کس کے نہیں، دیگر یہ کہ گاؤں کے

---

[1] القرآن ۶۳/ ۱

[2] القرآن ۴۷/ ۱۹

اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ت) یہ بات کہ ایسا نہ کرے تو مقتدی اُس سے پہلے سجدہ کرلیں گے اس کا لحاظ مقتدیوں پرضرور ہے جب اسے سجدہ تک پہنچنے میں دیر ہوتی ہو تو یہ انتظار کریں اور ایسے وقت سجدہ کو جھکیں کہ اس کے ساتھ سجدہ میں پہنچیں بذلک امر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اصحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم (نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو یہی حکم دیا ہے۔ت) واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۴۷۱ ازہوڑہ ڈاکخانہ سلکیا گھڑی محلہ بھوٹے بگان اصغر چائے والے کا باڑا مسئولہ شیخ شمن ۲۳ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو لوگ علمائے حرمین طیبین کو بدعتی بتائیں ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

مطلقاً علمائے حرمین شریفین کو بدعتی وہی بتائے گا جو وہابی ہو اور وہابی کے پیچھے نماز باطل محض ہے واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۷۲ از مطبع شمس المطابع فرخ نگر ضلع گوڑگانواں مسئولہ حکیم شمس الدین مالک مطبع ۲۸ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امور ذیل کرنے والے کی امامت جائز ہے یا نہیں اور اس کی بابت کیا حکم ہے باوجود نہ یاد ہونے قرآن کے درمیان کلام مجید سے بچی پی یاد پر نماز جمعہ میں قرأت شروع کردیتا ہے جس کی وجہ اکثر بلکہ عموماً نمازِ جمعہ میں بھول جانے کی وجہ سے نماز دُہرائی جاتی ہے خطبہ بھی صحتِ لفظی کے ساتھ نہیں پڑھتا ہے سمجھانے پر لوگوں کو مغلظات بکنا شطرنج سے ماہر ہونے کے سبب کھیلنے والوں کو اُن کے پاس بیٹھ کر چال بتانا ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ گوٹے وغیرہ کی لکیروں سے طرح طرح کے پانسے بنا کر کنکریوں کے ذریعہ سے مثل قماربازان بغیر کسی شرط قائم کئے کھیل کا کھیلنا ایسے شخص کے ساتھ میل جول نشست برخاست رازداری رکھنی جو اپنے حقیقی پسر کی بیوہ سے اپنی زوجہ کی زندگی میں زنا کرتا ہے اور آئندہ خواہشِ نکاح رکھتا ہے جس کو حالاتِ مذکورہ کی وجہ سے اہل برادری نے بھی خارج کردیا ہے مسجد میں بیٹھ کر اپنے خانگی معاملات میں یا ناصح آدمیوں کو فحش اور مغلظات سنانا شخص مندرج صدر کی اعانت کرنے والے کی بابت کیا حکم ہے جبکہ اُس کی اعانت محض نفسانیت سے کرتے ہوں بصورتِ حالات مندرجہ صدر نمازِ جمعہ دوسری مسجد میں جائز ہے یا نہیں جبکہ ایک پُرانا قصبہ مثل شہر کے ہو جس کی بنیاد شہر اور فرودگاہ افواج تواریخی حساب سے صدہا سال سے مع آبادی اہل اسلام ثابت ہے اور نمازی بھی تعداد شرعی سے زیادہ ہوجاتے ہوں۔ روزہ کی حالت میں ایسے شخص کا آٹھ دس دفعہ غل کرنا جو بے صبری پر دال ہے۔ اصل معاملہ کو پوشیدہ رکھ کر اپنے مطلب کی تائید میں علماء سے فتوی حاصل کرنا۔ بینوا توجروا

غلطی جس پر لقمہ نہ لیا اگر مفسدِ نماز تھی نماز جاتی رہی ورنہ نہیں ۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۶۹۱: از حسن پور مراد آباد مدرسہ مرسلہ مولوی عبدالرحمٰن مدرس ۸ ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سفر میں امام کے عقائد کی تصدیق کی ضرورت ہے یا نہیں ۔

الجواب

ضرورت ہے اگر محلِ شبہہ ہو مثلاً کسی سے سنا کہ یہ امام وہابی ہے وہ کہنے والا اگرچہ عادل نہ ہو صرف مستور ہو تحقیق ضرور ہے۔

قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیف وقد قیل۔[1] حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کیسے نہیں ہوسکتا، حالانکہ یہ کہا گیا ہے۔ (ت)

یا وہ بستی وہابیہ کی ہو تو تحقیق کرو اور اگر کوئی وجہِ شبہہ نہیں تو نماز پڑھے پھر اگر بعد کو ثابت ہو کہ مثلاً وہابی تھا اعادہ فرض ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۶۹۲ تا ۶۹۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین کہ:

(۱) ایک مسجد فرقہ غیر مقلد نے سُنّی حنفی اشخاص کے محلہ میں کسی طرح پر اراضی کا بیعنامہ کرا کے تعمیر کرائی اور اس کے دروازے پر ایک پتھر جس پر لفظ اہلِ حدیث کندہ ہے نصب کرادیا اور نماز پڑھنے لگے اس مسجد میں بعض ناواقف لوگ سُنّی حنفی ہو کر بھی اکثر اوقات ان کی جماعت میں شریک ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں ان کی نماز غیر مقلد امام کے پیچھے ہوگی یا نہیں؟

(۲) اگر اس مسجد سُنّی حنفی امام کے پیچھے حنفی لوگ غیر مقلدوں کی جماعت کے بعد یا اول ہر روز یا جمعہ کے روز ادا کریں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

(۳) اور اگر سُنّی حنفی امام کے پیچھے غیر مقلد شخص اسی مسجد میں جماعت میں شریک ہو کر نماز اپنے طریقہ پر پڑھے یعنی آمین بالجہر کرے اور رفع یدین کرے تو حنفیوں کی نماز میں کوئی نقص عائد ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

(۱) غیر مقلد کے پیچھے نماز باطل محض ہے ہرگز نہ ہوگی اور پڑھنے والے کے سر پہ گناہِ عظیم ہوگا۔ فتح القدیر میں امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

ان الصلٰوۃ خلف اھل الاھواء لاتجوز۔[2] اہلِ ہوا و بدعت کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (ت)

[1] صحیح البخاری باب الرحلۃ فی المسألۃ النازلۃ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹

[2] فتح القدیر باب الامامۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

واللہ تعالٰی اعلم۔

(۲) سُنّی امام کے پیچھے نماز ہوجائے گی مگر اس مسجد میں پڑھنے سے مسجد کا ثواب نہ ملے گا کہ یہ شرعاً مسجد نہیں اور بلاعذرِ شرعی ترکِ مسجد گناہ ہے، حدیث میں ہے:

لاصلاۃ لجار المسجد الّا فی المسجد[1] مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں ہوسکتی ہے۔(ت) واللہ تعالٰی اعلم

(۳) جماعت میں غیر مقلد کے شریک ہونے سے ضرور نماز میں نقص پیدا ہوتا ہے اول تو اُس کے آمین بالجہر سے طبیعت مشوش ہوگی اور دوسرا عظیم نقص یہ ہے کہ اس کی شرکت سے صف قطع ہوگی کہ اس کی نماز نماز نہیں ایک بے نمازی شخص صف میں کھڑا ہوگا اور یہ صف کا قطع ہے اور صف کا قطع ناجائز ہے۔ صحیح حدیث میں فرمایا:

من قطع صفا قطعہ اللہ[2] جس نے صف قطع کی اُسے اللہ تعالٰی (اپنی رحمت سے) قطع کرے۔ (ت)

معہذا بدمذہبوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے بھی حدیث میں منع فرمایا ہے، لاتصلوا معھم[3] (اُن کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۹۵ تا ۹۷: از شہر محلہ شاہ دانا مرسلہ جناب میر فدا حسین صاحب مورخہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) نماز جماعت سُنّی حنفی اشخاص کی طالب علمان مدرسہ مداری دروازہ و سرائے خام کے پیچھے ہوگی یا نہیں۔

(۲) اگر کسی مسجد میں پیش امام مقرر نہ ہو تو حاضرینِ مسجد کسی شخص کو اپنے میں سے منتخب کریں تو اس میں کس کس احترام و التزام اور کس کس بات کی ضرورت ہے؟

(۳) امام ہر طبقہ کے لوگوں میں سے کہ جو اس وقت موجود ہوں کثرتِ رائے سے منتخب ہوسکتا ہے باوجودیکہ وہ منتخب شدہ شخص اپنے آپ کو امامت کا اہل نہ سمجھتا ہو مگر اجماع اس کی امامت پر ہوجائے تو وہ امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

---

[1] المستدرک علی الصحیحین کتاب الصلوٰۃ لاصلوٰۃ لجار المسجد الخ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/۲۴۶

[2] سُنن ابوداوٗد باب تسویۃ الصفوف ؍؍ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۹۷

[3] کنز العمال الباب الثالث فی ذکر الصحابہ حدیث ۳۲۵۲۸، ۳۲۵۲۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۵۴۰

(۱) وہابی امام کے پیچھے اہلسنت وجماعت کی اقتدا، نماز خواہ پنجگانہ یا تراویح یا جمعہ یا عیدین یا نوافل یا نماز جنازہ میں درست ہے یا کیا حکم ہے؟

(۲) زید مولویان فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کو عالم دین سمجھتا ہے اور اُن کی تعظیم وتکریم بھی کرتا ہے لیکن خود عالم نہیں ہے اب زید مذکور اہلسنت وجماعت کی امامت کرسکتا ہے یا نہیں اور اُس کی امامت سے نماز سُنّی کی صحیح ہے یا کیا؟

(۳) زید فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کو بُرا سمجھتا ہے اور کہتا ہے لیکن اُن کی امامت سے نماز بلا تکلف پڑھتا ہے اور عمرو سُنّی حنفی ہے اور وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کرتا ہے بخیال نہ ہونے نماز جائز کے، لہذا زید مذکور کی امامت سے عمرو مذکور کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں اور کیوں؟

(۴) امام جمعہ وہابی عقائد کا ہے اور صرف ایک ہی مسجد میں جمعہ ہوتا ہے آیا سُنّی اُس کی امامت میں نماز جمعہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں، اور اگر نہیں تو کیا نماز ظہر ہی ادا کرے؟

(۵) اگر امام جمعہ نمبران (۲) یا (۳) مذکورہ میں سے کوئی ہو تو اہل سنت وجماعت اُس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور نماز صحیح ہوگی یا کیا۔ نیز نماز عیدین کے بارے میں ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

(۶) امام سُنّی المذہب ہے اور چار مقتدی جن میں سے ایک سُنّی کامل ہے اور باقی تین صور تہائے متذکرہ نمبر (۲) و (۳) کے ہیں ایسی حالت میں جمعہ قائم کرسکتے ہیں یا نہیں؟

(۷) نماز مغرب یا کسی وقت کی بجماعت ساتھ امام صور تہائے متذکرہ نمبران (۱) یا (۲) یا (۳) کے ہورہی ہے تو کیا سُنّی المذہب شریک جماعت ہوسکتا ہے یا نہیں اور تنہا پڑھنے کی حالت میں نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

(۸) حافظ نابینا کی امامت جائز ہے یا نہیں نماز پنجگانہ یا تراویح میں بشرطیکہ سوائے اس کے اور کوئی حافظ قرآن موجود نہیں ہے البتہ ناظرہ خواں چند ہیں؟

(۹) صور تہائے مذکورۃ الصدر نمبران (۲) یا (۳) میں سے اگر امام ہو تو نماز تراویح میں اُس کی اقتدا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) وہابی کے پیچھے کوئی نماز فرض خواہ نفل کسی کی نہیں ہوسکتی نہ اُس کے پڑھنے سے نماز جنازہ ادا ہو اگرچہ نماز جنازہ میں جماعت وامامت شرط نہیں ولہذا اگر عورت امام اور مرد مقتدی ہے نماز جنازہ کا فرض ادا ہوجائے گا کہ اگرچہ مقتدیوں کی اُس کے پیچھے نہ ہوئی خود اُس کی ہوگئی، اور اسی قدر فرض کفایہ کی ادا کو کافی ہے مگر وہابی کی تو نماز خود باطل ہے لانہ لادین لہ ولا صلٰوۃ لمن لادین لہ (کیونکہ اس کا تو کوئی دین نہیں اور جس کا

دین نہیں اس کی نماز نہیں ۔ ت)، تو نہ اُس کی اپنی ہو سکتی ہے نہ اُس کے پیچھے کسی کی اگرچہ اس کا ہم مذہب ہو یا اور کسی قسم بدمذہب ہو سُنی تو سُنی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) دیوبندیہ کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق فرمایا ہے کہ وہ مرتد ہیں۔ اور شفائے قاضی عیاض و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا کے حوالے سے فرمایا کہ من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر[1] (جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہوگیا۔ ت) جو اُن کے اقوال پر مطلع ہو کر اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور ان کی حالت کفر و ضلال اور اُن کے کفری و ملعون اقوال طشت از بام ہوگئے ہر شخص کہ نرا جنگلی نہ ہو اُن کی حالت سے آگاہ ہے پھر انھیں عالم دین جاننے تو ضرور متہم ہے اور اس کے پیچھے نماز باطل محض ۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) ابھی گزرا کہ دیوبندیہ کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے صرف انھیں بُرا جاننا کافی نہیں تو جو انھیں قابلِ امامت سمجھتا ہے اُس کے پیچھے نماز بیشک باطل محض ہے فانہ منھم (کیونکہ وہ بھی انہی میں سے ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اہلِ سنّت پر فرض ہے کہ اپنا امام سُنی صحیح العقیدہ جمعہ و عیدین کے لئے مقرر کریں وہابی کے پیچھے نماز باطل محض ہے اور شہروں میں جمعہ کا ترک حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اس کا جواب انھیں نمبروں میں گزرا۔

(۶) ایسی صورت میں جمعہ قائم نہیں ہو سکتا کہ اس کے لئے امام کے سوا کم از کم تین مقتدی درکار ہیں اور یہاں ایک ہی ہے باقی تین مقتدی نہیں اینٹ پتھر کی مُورتیں ہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

(۷) بار بار بتا دیا گیا کہ اُن کے پیچھے نماز باطل اور خود اُن کی نماز باطل وہ نماز ہی نہیں لغو حرکات ہیں مسلمان اُسی وقت اپنی جماعت قائم کریں اور جماعت نہ ملے تو اپنی تنہا پڑھے۔

(۸) نابینا کی امامت جائز ہے، ہاں اگر اُس سے افضل موجود ہو تو خلافِ اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) کتنی بار کہا جائے کہ کسی نماز میں اصلاً جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از شہر ڈونگر پور ملک میواڑ راجپوتانہ بر مکان جمعدار سکندر خاں مسئولہ عبدالرؤف خاں
۱۲ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص نجومی ہو یا رمّال یا فال دیکھنے والا اس پر اُجرت

---

[1] درمختار باب المرتد مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

لینے والا ہو اور امامت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب

نجومی ورمّال قابلِ امامت نہیں، یُونہی جھوٹے فال موں والے، ہاں اگر جائز طور پر فال دیکھے اور اُس پر یقین کرے نہ یقین دلائے تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۰۹: از شہر کہنہ مسئولہ سید ممتاز علی صاحب رضوی ۱۴ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

اہلسنّت وجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ سیدنا ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام افضل البشر ہیں، زید وخالد دونوں اہلِ سادات ہیں، زید کہتا ہے کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیتا ہے اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ خالد کہتا ہے کہ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت ہے اور ہر سید تفضیلیہ ہے اور تفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ نہیں ہوتی بلکہ جو تفضیلیہ کے پیچھے نماز مکروہ بتائے خود اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔

الجواب

تمام اہلسنّت کا عقیدہ اجماعیہ ہے کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے افضل ہیں، ائمہ دین کی تصریح ہے کہ جو مولیٰ علی کو ان پر فضیلت دے بدمذہب ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فتاوٰی خلاصہ وفتح القدیر وبحر الرائق وفتاوٰی عالمگیریہ وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے: ان فضل علیا علیھما فمبتدع[1] (اگر کوئی حضرت علی کو صدیق و فاروق پر فضیلت دیتا ہے تو وہ بدعتی ہے۔ ت) غنیہ وردالمحتار میں ہے: الصلٰوۃ خلف المبتدع تکرہ بکل حال[2] (بدمذہب کے پیچھے ہر حال میں مکروہ ہے) ارکانِ اربعہ میں ہے: الصلٰوۃ خلفھم تکرہ کراھۃ شدیدۃ[3] (ان یعنی تفضیلی شیعہ کی اقتدا میں نماز شدید مکروہ ہے۔ ت) تفضیلیوں کے پیچھے نماز سخت مکروہ یعنی مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الصلوٰۃ الاقتداء باھل الھواء مطبوعہ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱/۱۴۹

ف: خلاصۃ الفتاوٰی میں "ان فضل علیا علی غیرہ" ہے۔

[2] ردالمحتار باب الامامۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/۴۱۴

[3] رسائل الارکان فصل فی الجماعۃ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ص ۹۹

ف: عبارت مفہوماً منقول ہے لفظاً نہیں۔ الفاظ یوں ہیں: فیجوز خلفھم الصلوٰۃ لکن یکرہ کراھۃ شدیدۃ۔

مسئلہ ۸۱۰: شہر کہنہ محلہ کانکر ٹولہ مسئولہ ننھے خاں ۱۵ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دکاندار آدمی اُس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

جائز چیز بیچنا اور جائز طور پر بیچنا کچھ حرج نہیں رکھتا، نہ اُس کے سبب امامت میں کوئی خلل آئے، ہاں اگر ناجائز چیز بیچے یا مکر فریب کذب یا عقود فاسدہ مثل ربٰو وغیرہ کا ارتکاب کرے تو آپ بھی فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۸۱۱ و ۸۱۲: از صدر بازار بریلی مسئولہ نعمت اللہ خاں محرر پونڈ ۱۶ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید اہل سنت و جماعت ہے، تو زید کی نماز وہابی کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

(۲) بکر وہابی ہے اور زید اہلسنت و جماعت ہے، تو بکر کی نماز زید کے پیچھے ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

سُنّی کی نماز وہابی کے پیچھے نہیں ہوسکتی، امام محمد و امام ابو یوسف و امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی:

ان الصلٰوۃ خلف اھل الھواء لا تجوز[1] (اہل بدعت و بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ت) بلکہ وہابی کی نماز نہ کسی کے پیچھے ہوسکتی ہے نہ خود تنہا نہ وہابی کے پیچھے کسی کی نماز ہوسکتی ہے اگرچہ اس کا ہم مذہب ہو کہ صحتِ نماز کے لئے پہلی شرط اسلام ہے اور وہابیہ توہینِ خدا و رسول کے سبب اسلام سے خارج ہیں۔ فتاوٰی علمائے کرام حرمین شریفین میں ہے:

من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر[2] جس نے اس کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہوگیا۔ (ت)

واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۸۱۳: از موضع برتاپور ضلع بریلی مسئولہ گلزار شاہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند آدمی ناخواندہ قطعاً ہیں اور اُن آدمیوں میں ایک آدمی کچھ خواندہ عربی کا ہے لیکن پیشہ فقیری کا ہے اس کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

فقیری کا پیشہ کہ تندرست ہوتے ہوئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں حرام ہے اور اس کی کمائی خبیث اور اُسے

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴

[2] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵۶

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مکتبہ نبویہ۔ لاہور ۱/۳۰۶

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں زیادہ ہے کہ میں جرم قبیلہ کے کسی مجمع میں نہیں حاضر ہوا مگر وُہ آج کے دن تک وہاں مجھ کو امام بناتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بچہ نابالغ کی امامت جائز ہے اور امام حسن بصری اور اسحاق اور امام شافعی اور امام یحیی کا بھی مذہب ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بچے کی امامت کے منع میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں، اور اگر کوئی شخص اس حدیث شریف کو جھُوٹا کہے تو اُس کے واسطے شریعت کی طرف سے کیا حکم ہے، اور ایک لڑکا ہے جو دیکھنے میں بالغ معلوم ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں بالغ ہُوں اور بالغ کی علامت پائی جاتی ہے اور اس کی عمر ۱۴ برس کی ہے اور وُہ قرآن شریف کو ٹھیک طور سے حروف کی ادائی کے ساتھ پڑھتا ہے لیکن بعض لوگ اس کو نابالغ کہتے ہیں اس کی بات پر یقین نہیں کرتے، دریافت طلب یہ بات ہے کہ وہ نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟ ہر دو سوالوں کے جواب باصواب سے مشرف فرمایا جائے۔

الجواب

چودہ برس کی عمر کا لڑکا جب کہے کہ میں بالغ ہُوں اُس کا قول واجب القبول ہے اور اسے بالغ مانا جائے گا اور اس کے پیچھے نماز جائز ہوگی جبکہ ظاہر حال اس کی تکذیب نہ کرتا ہو، اور نابالغ ہمارے ائمہ کے نزدیک بالغ کا امام نہیں ہوسکتا کہ وہ متنفل ہے اور یہ مفترض، اور نفل متضمن فرض نہیں ہوسکتا، حدیث مذکور صحیح ہے اسے جھُوٹا کہنا جہل یا عناد، اور اس کے جوابات فتح القدیر و عینی شرح ہدایہ میں مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۱۵ از شہر محلہ قراولان مسئولہ عبدالکریم خیاط قادری رضوی ۲۳ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا ارشاد ہے شریعتِ مقدسہ کا اس مسئلہ میں کہ زید بدمذہبوں کے یہاں علانیہ کھاتا ہے بدمذہبوں سے میل جول رکھتا ہے مگر خود سُنّی ہے اُس کے پیچھے نماز کیسی ہے اور اس کی تراویح سننا کیسا ہے؟ بیّنوا توجروا

الجواب

اس صورت میں وُہ فاسق معلن ہے اور امامت کے لائق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۱۶ از شہر محلہ ذخیرہ مسئولہ منشی شوکت علی صاحب محرر چونگی ۲۴ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا حکم ہے اہلِ شریعت کا اس مسئلہ میں کہ امامت کن کن شخصوں کی جائز ہے اور کن کن کی ناجائز اور مکروہ، اور سب سے بہتر امامت کس شخص کی ہے؟

الجواب

جو قرأت غلط پڑھتا ہو جس سے معنیٰ فاسد ہوں یا وضو یا غسل صحیح نہ کرتا ہو یا ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا منکر ہو جیسے وہابی، رافضی، غیر مقلد، نیچری، قادیانی، چکڑالوی وغیرہم یا وہ جو ان میں سے کسی کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کے

کفر میں شک کرے یا اس کے کافر کہنے میں تامل کرے اُن کے پیچھے نماز محض باطل ہے، اور جس کی گمراہی حدِ کفر تک نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ کہ مولیٰ علی کو شیخین سے افضل بتاتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ و عمرو بن عاص و ابوموسیٰ اشعری و مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بُرا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمیہ مکروہ ہے کہ انھیں امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب، اور انھیں کے قریب ہے فاسق معلن مثلاً داڑھی مُنڈا یا خشخاشی رکھنے والا یا کترواکر حدِ شرع سے کم کرنے والا یا کندھوں سے نیچے عورتوں کے سے بال رکھنے والا خصوصاً وہ جو چوٹی گندھوائے اور اس میں موباف ڈالے یا ریشمی کپڑے پہنے یا مغرق ٹوپی یا ساڑھے چار ماشے زائد کی انگوٹھی یا کئی نگ کی انگوٹھی یا ایک نگ کی دو انگوٹھی اگرچہ مل کر ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ہوں یا سُود خور یا ناچ دیکھنے والا اُن کے پیچھے بھی نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو فاسق معلن نہیں یا قرآن میں وہ غلطیاں کرتا ہے جن سے نماز فاسد نہیں ہوتی یا نابینا یا جاہل یا غلام یا ولد الزنا یا خوب صورت امرد یا جذامی یا برص والا جس سے لوگ کراہت و نفرت کرتے ہوں اس قسم کے لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے کہ پڑھنی خلافِ اولیٰ اور پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں، اور اگر یہی قسم اخیر کے لوگ حاضرین میں سب سے زائد مسائلِ نماز و طہارت کا علم رکھتے ہوں تو انھیں کی امامت اولیٰ ہے بخلاف ان سے پہلی دو قسم والوں سے کہ اگرچہ عالم متبحر ہو وہی حکم کراہت رکھتا ہے مگر جہاں جمعہ یا عیدین ایک ہی جگہ ہوتے ہوں اور ان کا امام بدعتی یا فاسق معلن ہے اور دوسرا امام نہ مل سکتا ہو وہاں ان کے پیچھے جمعہ و عیدین پڑھ لئے جائیں بخلاف قسم اول مثل دیوبندی وغیرہم، نہ ان کی نماز نماز ہے نہ اُن کے پیچھے نماز نماز، الغرض وہی جمعہ یا عیدین کا امام ہو اور کوئی مسلمان امامت کے لئے نہ مل سکے تو جمعہ و عیدین کا ترک فرض ہے جمعہ کے بدلے ظہر پڑھیں اور عیدین کا کچھ عوض نہیں، امام اُسے کیا جائے جو سُنّی صحیح العقیدہ صحیح الطہارۃ صحیح القراءۃ مسائلِ نماز و طہارت کا عالم غیر فاسق ہو نہ اُس میں کوئی ایسا جسمانی یا رُوحانی عیب ہو جس سے لوگوں کو تنفر ہو یہ ہے اس مسئلہ کا اجمالی جواب اور تفصیل موجب تطویل و اطناب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۸۱۷ از تھریا موہن پور ضلع بریلی مسئولہ حافظ ابراہیم خاں ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امامت کا مصلّٰی اگر در میں ڈالا جائے تو کون سے در میں ڈالا جائے اگر بائیں در میں ڈال لیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

سنّت یہ ہے کہ امام مسجد کے وسط میں کھڑا ہو، اگر مثلاً اندر کی مسجد چھوٹی ہو اور باہر کی مسجد جنوب یا شمال کی طرف زیادہ وسیع ہو تو جب اندر پڑھائیں اُس حصّہ کے وسط میں امام کھڑا ہو اور جب باہر پڑھائیں تو اس حصّہ کے وسط میں خواہ وہ کسی در کے مقابل ہو یا سب دروں سے باہر ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۱۸ شہر کہنہ محلہ لودھی ٹولہ مسئولہ حبیب اللہ خاں صاحب ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص جھوٹے مسئلے ظاہر کرے اُس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب

اگر قصداً جھوٹا فتوی دیا قابلِ امامت نہیں کہ سخت کبیرہ کا مرتکب ہوا اور جہالت سے ایک آدھ بار فتوی میں دخل دیا اُسے سمجھایا جائے تائب ہو اور آئندہ باز رہے تو اس کی امامت میں حرج نہیں اور اگر عادی ہے اور نہیں چھوڑتا تو فاسق ہے اور لائقِ امامت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۱۹ از شہر محلہ بھوڑ مسئولہ حشمت علی ۲۱ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اہلسنت وجماعت کا زید کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ بینوا توجروا

الجواب

جو وہابی کو وہابی جان کر اُس کے پیچھے نماز پڑھے اگر وہابی کو قابلِ امامت جانتا ہے خود وہابی ہے اور اس کے پیچھے نماز باطل محض، ورنہ اپنی نماز کا باطل کرنے والا اور کم از کم فاسق معلن ہے اُسے امام بنانا گناہ ہے اور اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۲۰ بشارت گنج ضلع بریلی مسئولہ حاجی غنی رضا خاں صاحب ۲۸ صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ داڑھی منڈانے والے کو اوّل صف میں جماعت میں شریک ہونا چاہیے یا پچھلی صف میں۔ زید کہتا ہے کہ اس کی ممانعت کسی جگہ شرع میں نہیں ہے اور داڑھی منڈانے والا جماعت بھی پڑھا سکتا ہے کیونکہ نماز فاسق کے پیچھے بھی جائز ہے اور یہ بھی تحریر فرمایئے گا کہ امام کی داڑھی کتنی بڑی ہونی چاہئے اور داڑھی منڈانے والے کی نماز میں تنہا پڑھنے میں کچھ فرق آتا ہے کہ نہیں ؟

الجواب

داڑھی منڈانا فسق ہے اور فسق سے متلبس ہو کر بلا توبہ نماز پڑھنا باعثِ کراہتِ نماز ہے جیسے ریشمی کپڑے پہن کر یا صرف پائجامہ پہن کر، اور داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے، نماز ہو جانا بایں معنیٰ ہے کہ فرض ساقط ہو جائے گا ورنہ گنہگار ہوگا اسے امام بنانا اور اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔ باقی اگر وہ صفِ اول میں آئے تو اسے ہٹانے کا حکم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۲۱ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں جو شخص تارک الجماعۃ بھی ہو اور نماز پنجوقتہ پڑھانے کی اُجرت یا تنخواہ بطور چندہ مسلمانوں سے طلب کرے اُس کے پیچھے نمازِ جمعہ جائز ہے یا نہیں۔ اور وہ قبہ کی

ولو بصلاتہ مؤمیًا وبردہ لایبقی ذا عذر[1]۔ | کے مطابق واجب ہے خواہ اشارہ کرکے نماز پڑھنے سے عذر موقوف ہوسکے، عذر ہٹانے کی صورت میں وہ شخص معذور نہ رہے گا۔ (ت)

واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۸۲۳: کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ امام مصلّٰی پر کھڑا ہو اور مقتدی بغیر مصلّے یعنی فقط صحن میں کھڑا ہو اس صورت میں نماز مکروہ ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا

الجواب

نماز میں کچھ کراہت نہیں کہ حدیث وفقہ میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، نہ امام کی تعظیم شرعاً ممنوع ہے نہ یہ انفراد علی الدکان کی قبیل سے ہے، بحرالرائق میں ہے: الکراھۃ لابد لہا من دلیل خاص[2] (کراہت کے لئے مستقل دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ ت) منح الغفار میں ہے: بمثل ھذا لا تثبت الکراھۃ اذلابد لہا من دلیل خاص[3] (اس طرح کی چیز سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس کے لئے مستقل دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ ت) البتہ اگر امام براہ تکبر واستعلاایسا امتیاز چاہے تو اُس کی یہ نیت سخت گناہ وحرام وکبیرہ ہے۔

قال اللہ تعالٰی الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین[4] | اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: کیا متکبرین کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟ (ت)

اعاذنا اللہ سبحٰنہ وتعالٰی بمنہ وکمال کرمہ اٰمین۔ | اللہ تعالٰی اپنے فضل وکرم کے ذریعے اس سے ہم سب کو پناہ عطا فرمائے، آمین (ت)

واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۸۲۴ تا ۸۲۶: از قصبہ سرواڑ علاقہ کشن گڑھ متصل اجمیر ہوشیاروں کی مسجد مسئولہ جناب قاضی اکبر صاحب ۲۰ ذی القعدہ ۱۳۳۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) غیر مقلدین کے پیچھے ہماری نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

(۲) غیر مقلدین کو ہماری مقلدین کی مسجد میں آنے دینا درست ہے یا نہیں؟

---

[1] درمختار | باب الحیض | مطبوعہ مجتبائی دہلی | ۱/۵۳

[2] بحرالرائق | باب العیدین | ایچ ایم سعید کمپنی کراچی | ۲/۱۶۳

[3] ردالمحتار بحوالہ منح الغفار | 〃 | 〃 مصطفی البابی مصر | ۱/۶۱۴

[4] القرآن ۳۹/۶۰

(۳) جس کسی محلہ کی مسجد میں محلہ دارانِ حنفیہ نے متفق ہوکر اپنے محلہ کی مسجد میں ایک تو مؤذن اور ایک پیش امام مقرر کر رکھا ہو اور نماز کے وقت مؤذن کی راہ دیکھتا ہے کہ وقت ہوجائے تو اذان کہے اور پیش امام مذکور باوضو مسجد مذکور میں یا خاص مصلے پر بیٹھا ہُوا ہو اس حالت میں بلا رضامندی پیش امام مقررہ کے دوسرا کوئی مسجد مذکور میں اُسی محلہ کا یا دوسرے محلہ کا یا دوسرے گاؤں کا اذان دے یا نماز پڑھائے تو جائز ہے یا نہیں، اگر بلا رضامندی اذان دینا یا نماز پڑھنا مقرر کے سوائے ناجائز ہو اور محلہ داران مذکور منع کرتے ہوں اور وہ نہ مانے تو شرع شریف سے اُن کے لئے کیا حکم؟ فقط

الجواب

(۱) ان کے پیچھے نماز محض باطل ہے جیسے کسی یہودی کے پیچھے، فتح القدیر میں ہے:

ان الصلوٰۃ خلف اھل الاھواء لا تجوز[۱]	اہلِ بدعت و بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں (ت)
واللہ تعالٰی اعلم	واللہ تعالٰی اعلم

(۲) یہ تو معلوم ہوچکا کہ نماز میں اُن کا کوئی حق نہیں، ان کی نماز نماز ہی نہیں، تو مسجد میں اُنھیں آنے کا حق نہیں اور اُن کے آنے سے فتنہ ہوتا ہے اور فتنہ کا بند کرنا فرض ہے اور وہ قصداً مسلمانوں کو ایذا دیتے ہیں کم از کم اپنی آمین بالجہر کی آوازوں سے جو قصداً اعتدال سے بھی زائد نکالتے ہیں اور موذی کو مسجد سے روکے جانے کا حکم ہے۔ درمختار میں ہے:

یمنع منہ وکذا کل موذ ولو بلسانہ[۲]	ایسے شخص کو دخولِ مسجد سے منع کیا جائے اور اسی طرح ہر تکلیف دینے والے کو منع کیا جائے گا اگرچہ وہ زبان ہی سے ایذا دے۔ (ت)
واللہ تعالٰی اعلم	

(۳) امام معیّن جب موجود و حاضر ہے تو بے اُس کی مرضی کے دوسرے کا زبردستی بلاوجہ شرعی امام بن جانا ناجائز و گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا:

الا لا یؤمن الرجل فی سلطانہ الا باذنہ[۳]	کوئی آدمی سلطان اور حاکم (مراد صاحبِ تصرف ہے صاحبِ خانہ ہو یا صاحبِ مجلس یا امام مسجد کوئی بھی ہو) کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے۔ (ت)

---

[۱] فتح القدیر — باب الامامۃ — مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر — ۱/۳۰۴
[۲] دُرمختار — باب مایفسد الصلوٰۃ الخ — مطبع مجتبائی دہلی — ۱/۹۴
[۳] صحیح مسلم — باب من احق بالامامۃ — مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی — ۱/۲۳۶

ومفتاح السعادۃ والغیاثیۃ وغیرھا (فتح القدیر، مفتاح السعادۃ اور غیاثیہ وغیرہ میں اسی طرح ہے۔ ت) کہ وہ ہی احتیاط جو متکلمین کو اُس کی تکفیر سے باز رکھے گی اُس کے پیچھے نماز کے فساد کا حکم دے گی فان الصلاۃ اذا صحت من وجوہ وفسدت من وجہ حکم بفسادھا[2] (نماز جب کئی وجوہ کی بنا پر صحیح مگر ایک وجہ سے فاسد تو اس کو فاسد قرار دیا جائے گا۔ ت) ورنہ مکروہ تحریمی، جن صورتوں میں کراہت تحریم کا حکم ہے صلحاء و فساق سب پر اعادہ واجب ہے، جب مبتدع یا فاسق معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو منفرداً پڑھیں کہ جماعت واجب ہے اور اس کی تقدیم ممنوع بکراہت تحریم اور واجب و مکروہ تحریم دونوں ایک مرتبہ میں ہیں ودرء المفاسد اھم من جلب المصالح[2] (مفاسد کا دور کرنا مصالح کے حصول سے اہم اور ضروری ہوتا ہے۔ ت) ہاں اگر جمعہ میں دوسرا امام نہ مل سکے تو جمعہ پڑھیں کہ وہ فرض ہے اور فرض اہم۔ اسی طرح اگر اُس کے پیچھے نہ پڑھنے میں فتنہ ہو تو پڑھیں اور اعادہ کریں کہ الفتنۃ اکبر من القتل[3] (فتنہ قتل سے بہت بڑی بُرائی ہے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۸۳۰: ۱۲ صفر ۱۳۲۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر استاد وہابی ہو تو شاگرد اُس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

وہابی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ اپنا استاد ہو بلکہ اُسے اُستاد بنانا ہی اُس کے حق میں زہر قاتل سے بدتر ہے فوراً پرہیز کرے کہ صحبت بد آدمی کو بد بنا دیتی ہے نہ کہ بد کی تعلیم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم[4] اُن سے دُور بھاگو اور اُن کو اپنے سے دُور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۸۳۱: از فیض آباد ڈاک خانہ شہزاد پور مرسلہ عبداللہ طالب العلم ۱۳۲۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کہ آیا زانی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، کیونکہ اس مسئلہ میں بہت جھگڑا پیدا ہے یہاں تک حالت گزر گئی کہ نماز جماعت میں تفرق ہوگیا ہے حدیث اور کتاب کی سند ہونا چاہئے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

زانی فاسق ہے اور فاسق معلن کے پیچھے نماز منع ہے اُسے امام بنانا گناہ ہے اُس کے پیچھے جو نمازیں

---

[1] فتح القدیر باب صلوۃ المسافر مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/۱۴

[2] الاشباہ والنظائر الخامسۃ درء المفاسد اولٰی من جلب المصالح ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱/۱۲۵

[3] القرآن ۲/۲۱۷

[4] صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/۱۰

من صلح اماما فی غیرھا (فی غیر صلوۃ الجمعۃ) صلح فیھا ای ان ام المسافر او العبد فی الجمعۃ صحت[1] الخ

جو اس (نمازِ جمعہ کے علاوہ) میں امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ اس میں بھی امام بن سکتا ہے، یعنی اگر مسافر، مریض یا غلام نے جمعہ کی امامت کرائی تو جمعہ صحیح ہوگا الخ (ت)

کیا اس عبارت مختصر وقایہ و شرح وقایہ سے یہ تنقید مترشح ہوتی ہے کہ جو نابینا متصف بھمہ اوصاف مذکورہ بالا ہو اُس کے امام بننے سے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوتی، نسخہ بحرالرائق جلد اول ص ۳۶۹ کی عبارت صاف دال ہے کہ ابن ام مکتوم جو نابینا تھے امام بنائے گئے تھے بحوالہ کتب جواب مرحمت فرمائیے۔

الجواب

نابینا سُنّی صحیح العقیدہ صحیح الطہارۃ صحیح القرأۃ بلاشبہ امام ہوسکتا ہے صرف اس کا "غیر" اولٰی ہے اگر یہ اُس سے مسائلِ نماز و طہارت میں علم زیادہ نہ رکھتا ہو ورنہ یہی اولٰی ہے کما فی الدر[2] وغیرہ (جیسا کہ دُرمختار وغیرہ میں نابینا کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ ت) عبارت مذکورہ سوال کو امامت نابینا کی نفی سے کوئی تعلق نہیں، ہاں جمعہ و عیدین میں بینا ہو یا نابینا وہی شخص امام ہوسکتا ہے جو خود سلطان اسلام ہو یا اُس کا ماذون یا وہاں کا اعلم اہل بلد یا اُس کا ماذون ہو ورنہ بضرورت جسے عام مسلمانوں نے ان نمازوں میں امام مقرر کیا نابینا اگر ان پانچ میں سے ہے تو جمعہ و عیدین اسی کے پیچھے ہوسکیں گے اور بینا اگر ان میں سے نہیں تو اُس کے پیچھے نہ ہوں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۸۳۶: از بشارت گنج ضلع بریلی مسئولہ حاجی رضا خاں صاحب ۴ رجب ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید قوم سادات سے ہے اور امامت بھی کرتا ہے وہابیہ اور سُنّی عالم کو یکساں سمجھتا ہے، مسئلہ علمِ غیب کا جب ذکر آتا ہے جواب میں یہ کہتا ہے یہ مسئلہ جدید نہیں ہے قدیم سے اسی طرح جھگڑا ہوتا چلا آیا ہے اور عالم باہمی تقریر اور حجت کرتے چلے آئے ہیں اس مسئلہ کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور سائل ایک مفتی سُنّی عالم کے جو کہ واجبات سنّت و مستحب سے تعلق رکھتے ہیں اُن کے بارے میں کہتا ہے کہ کرے تو ثواب ہے نہ کرے تو حرج نہیں اور خلافت کمیٹی جو علمائے وہابیہ کر رہے اُن کی امداد پہنچانے کی غرض سے نہایت کوشش سے چندہ فراہم کرکے پہنچاتا ہے اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ سُنّی عالم انکار کرتے ہیں تو جواب میں کہتا ہے کہ ہم کس کا منہ پکڑیں لوگ تو سُنّی عالموں کو طرفدارِ انگریز و ملازم کہتے ہیں، عمرو ایک سُنّی مفتی عالم کا مرید ہے

---

[1] شرح وقایہ باب الجمعہ مطبوعہ المکتبۃ الرشیدیہ دہلی ۱/۲۴۲

[2] درمختار باب الامامۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۸۳

زید کی ان باتوں سے متنفر ہوکر نمازِ جمعہ ترک کرکے ظہر پڑھتا ہے آیا اس صورت میں زید قابلِ امامت ہے یا نہیں؟ معتبر کتب سے ثبوت ہونا چاہئے۔ بینوا توجروا

الجواب

جو شخص وہابیہ اور اہلسنت علماء کو یکساں سمجھتا ہے اُسی قدر بات اُس کے خارج از اسلام ہونے کو بہت ہے اُس کے پیچھے نماز باطل ہے جیسے کسی ہندو یا نصرانی کے پیچھے۔ جمعہ اگر اور جگہ نہ مل سکے نہ اُسے امامت سے جُدا کرسکے تو فرض ہے کہ ظہر پڑھے اُس کے پیچھے جمعہ پڑھے گا تو سخت شدید و کبیرہ گناہ کرے گا اگرچہ بعد کو ظہر بھی پڑھ لے اور اگر نہ پڑھے تو نہ جمعہ ہوگا نہ ظہر، فرض سر پر رہ جائے گا۔ فتح القدیر میں ہے:

روی محمد عن ابی حنیفۃ و ابی یوسف رضی اللہ تعالٰی عنہم ان الصلاۃ خلف اھل الاھواء لاتجوز[1] واللہ تعالٰی اعلم	امام محمد نے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا کہ اہلِ بدعت و بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں۔(ت)

مسئلہ ۸۳۷ از مارہرہ شریف ضلع ایٹہ مرسلہ جناب سید ظہور حیدر میاں صاحب ۴ جمادی الاخری ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ہمیشہ ہمیشہ بوجہ کثرتِ احتلام یا کسی اور مرض جسمی کے بجائے غسل تیمم سے نماز ادا کرتا ہے امامت کرنا اس کو تیمم سے بمقابلہ اور مقتدیوں کے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

کثرتِ احتلام تو خود کوئی وجہ جواز تیمم کی نہیں جب تک نہانے سے مضرت نہ ہو بے صحیح اندیشۂ مضرت کے تیمم سے پڑھے تو اس کی خود نماز نہ ہوگی دُوسرے کی اُس کے پیچھے کیا ہو، ہاں جسے بالفعل ایسا مرض موجود ہو جس میں نہانا نقصان دے گا یا نہانے میں کسی مرض کے پیدا ہوجانے کا خوف ہے اور یہ نقصان وخوف یا تو اپنے تجربے سے معلوم ہوں یا طبیب حاذق مسلمان غیر فاسق کے بتائے سے، تو اُس وقت اُسے تیمم سے نماز جائز ہوگی اور اب اس کے پیچھے سب مقتدیوں کی نماز صحیح ہے، غرض امام کا تیمم اور مقتدیوں کا پانی کی طہارت سے ہونا صحتِ امامت میں خلل انداز نہیں، ہاں امام نے تیمم ہی بے اجازتِ شرع کیا ہو تو آپ ہی نہ اُس کی ہوگی نہ اُس کے پیچھے اوروں کی۔ تنویر میں ہے: صح اقتداء متوضئ بمتیمم[2] (وضو والے کی اقتداء تیمم والے کے ساتھ صحیح ہے۔ت) بحرالرائق

---

[1] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۰۴
[2] درمختار شرح تنویر الابصار " مطبع مجتبائی دہلی ۱/۸۵

تحریمی ہے یعنی حرام کی مقارب، گناہ کی جالب، اعادۂ نماز کی موجب،

كما اثبتنا عليه عرش التحقيق بحول ربنا ولى التوفيق فى تحريرلنا مستقل انيق و اجبنا فيه عما يتراءى من خلاف هذا القول التحقيق بقبول اهل التدقيق ولنذكر طرفا من الكلام افادة لمزيد التوثيق۔

جیسا کہ اس پر ہم نے اپنی مستقل تصنیف لطیف میں اپنے رب کے فضل وکرم سے خوب تحقیق کی ہے اور اس محقق قول کے خلاف شبہات کا جواب بڑی دقیق نظر سے دیا ہے، مزید توثیق کے لئے کچھ گفتگو یہاں کردیتے ہیں۔ (ت)

علما فرماتے ہیں نماز اعظم شعائرِ دین ہے اور مبتدع کی توہین شرعاً واجب، اور امامت میں اُس کی توقیر وتعظیم مقصودِ شرع سے بالکل مجانب۔ طبرانی معجم کبیر[٣٣] میں عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً اور بیہقی شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ مکی سے مرسلاً راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام[1]۔

جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے دینِ اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

اقول وباللہ التوفیق اوّلاً [٣٤] ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما جعل الامام ليؤتم به[2]۔ رواه الائمة احمد والبخارى ومسلم وغيرهم عن ام المؤمنين الصديقة وعن[٣٥] انس بن مالك رضى الله تعالٰى عنهما۔

امام تو اسی لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس کو ائمہ کرام احمد، بخاری، مسلم وغیرہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

اور حدیث میں ہے حضور سیّد[٣٦] عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش[3]۔ رواه الامام ابوبكر بن ابى الدنيا

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تبارک وتعالٰی غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرشِ الٰہی

---

[1] شعب الایمان باب ٢٦ فصل فی مجانبۃ الفسقۃ والمبتدعۃ حدیث دار الکتب العلمیہ بیروت ٧/ ٦١

[2] صحیح البخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیؤتم بہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ١/ ٩٦، ٩٥

[3] الکامل لابن عدی ترجمہ سابن عبداللہ الرقی مطبوعہ دار الفکر بیروت ٣/ ١٣٠٧ اور ٥/ ١٩١٧
شعب الایمان مطبوعہ بیروت ٤/ ٢٣٠، تاریخ ابن عساکر مطبوعہ بیروت ٦/ ٤٠
تاریخ بغداد مطبوعہ بیروت ٧/ ٢٩٨ اور ٨/ ٤٢٨

عدمها، ووجود البأس لایستلزم البطلان نعم هو مساوق لعدم الجواز بمعنی عدم الحل المجامع لکراهۃ التحریم، ویؤید ذلك مانص علیہ العلامۃ الحلبی فی الغنیۃ الاختلاف انما ھو فی الکراھۃ والافعلی الجواز یعنی الصحۃ الاجماع.

ثم لایذھبن عنك ان الکراھۃ ھھنا للتحریم اذھو الذی یصح تفسیر عدم الجواز بہ کما فعل القاری فافھم وتثبت ھذا ماظھرلی وقد بقی خبایا والعبد الضعیف حقق الکلام فی ھذا المرام فی فتاواہ الملقبۃ بالعطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ وباللہ التوفیق۔

بات کی مفید ہے کہ جب شرائط معدوم ہوں تو حرج لازم آئے گا اور وجودِ حرج بطلان کو مستلزم نہیں، ہاں وہ مساوی بنے گا عدمِ جواز بمعنی عدمِ حل کا جو کراہتِ تحریمی کو جامع ہے اور اس کی تائید علّامہ حلبی کے ان الفاظ سے ہوتی ہے جو غنیہ میں ہیں کہ اختلاف کراہت میں ہے ورنہ جواز یعنی صحت پر اجماع ہے۔

پھر یہ بھی ذہن نشین رہنا چاہئے کہ یہاں کراہت تحریمی مراد ہے کیونکہ تفسیر عدمِ جواز کی اسی کے ساتھ درست ہوتی ہے جیسا کہ علی قاری نے کیا ہے، خوب سمجھ کر اس پر قائم رہو۔ یہ وہ تفصیل تھی جو مجھ پر واضح ہوئی اور ابھی کچھ گوشے رہ گئے ہیں بندۂ ضعیف نے اللہ کی توفیق سے اس مقصد پر اپنے فتاوٰی الملقب بہ العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویہ میں تحقیق کی ہے۔ (ت)

سبحٰن اللہ جبکہ بے احتیاط شافعی کے پیچھے نماز جمہور ائمہ کے نزدیک ناجائز، تو ان مبتدعین تہورین کو اہل حق و ہدایت سے کیا نسبت ان کے پیچھے بدرجۂ اولٰی ناجائز و ممنوع تر ہونا چاہئے کما لایخفی۔

تنبیہ: خانیہ و خلاصہ و نہایہ و کفایہ و بحرالفتاوٰی و شرح نقایہ و ہندیہ کے نصوص سُن چکے کہ متعصب شافعی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور اس کی تفسیر گزری کہ متعصب وہ[عہ] جو حنفیہ سے بغض رکھتا ہو، اب غور کرلیجئے کہ غیر مقلدین کو نہ صرف حنفیہ بلکہ تمام مقلدین ائمۂ دین سے کس قدر بغض شدید و کین مدید ہے خصوصاً جو عنایت حضرات حنفیہ خصھم اللہ بالطاف الخفیہ کے ساتھ ہے بیان سے باہر تو ان روایات پر یہ جُدا گانہ دلیل ہوئی ان کی اقتداء ناجائز ہونے کی،

لکن قال المحقق فی الفتح لا یخفی ان تعصبہ انما یوجب فسقہ[1] اھ

لیکن محقق نے فتح القدیر میں فرمایا یہ مخفی نہ رہے کہ اس کا متعصب ہونا فسق کا موجب و سبب ہے اھ

عہ اقول ایسے ہی شافعیہ یا مالکیہ یا حنبلیہ سے بغض رکھنے والا اعاذنا اللہ من التعصب کہ اہلِ حق سے بغض نہ رکھے گا مگر بدمذہب اور بدمذہب کے پیچھے نماز ممنوع ۱۲ منہ سلمہ (م)

---

[1] فتح القدیر باب صلوٰۃ الوتر مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/۳۸۱

ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ مرفوعا و البیھقی فی الشعب عنہ موقوفا و لہ شواھد بھا یرتقی الی درجۃ الحسن۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً اور بیہقی نے انہی سے موقوفاً روایت کیا، اس روایت کے شواہد موجود ہیں جن کی وجہ سے اسے حسن کا درجہ حاصل ہے۔

اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ایاك وقرین السوء فانك بہ تعرف[1] رواہ ابن عساکر عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بُرے مصاحب سے بچ کہ تُو اسی سے پہچانا جائے گا۔ اسے ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست برخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں، اور بدمذہبوں سے محبت تو زہر قاتل ہے اس کی نسبت احادیثِ کثیرہ صحیحہ معتبرہ میں جو خطر عظیم آیا سخت ہولناک ہے ہم نے وہ حدیثیں اپنے رسالہ المقالۃ المُسفِرۃ عن احکام بدعۃ المکفرۃ (۱۳۰۱ھ) میں ذکر کیں، بالجملہ ہرطرح ان سے دُوری مناسب، خصوصاً ان کے پیچھے نماز سے تو احتراز واجب، اور اُن کی امامت پسند نہ کرے گا مگر دین میں مداہن یا عقل سے مجانب۔ امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم۔[2]

اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہئے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت کریں۔

حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم۔[3]

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تم میں اور تمہارے رب میں۔

---

[1] تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ حسین بن جعفر العزی الجرجانی مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۲۹۲

[2] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی امامہ حدیث ۲۰۴۳۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت ۷/ ۵۹۶
الاسرار الموضوعۃ حدیث ۵۶۸ مطبوعہ بیروت ص ۱۴۸
الفوائد المجموعۃ صلوٰۃ الجماعۃ " ص ۳۲

[3] المستدرک علی الصحیحین ذکر مناقب ابو مرثد الغنوی مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/ ۲۲۲

دارقطنی و بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم[1]۔ اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے۔

اقول والاحادیث وان ضعفت فقد تائدت اذعن ثلثۃ من الصحابۃ وردت علیہم جمیعا رضوان المولٰی جل وعلا وتقدس وتعالٰی۔ میں کہتا ہوں یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر یہ تائید کررہی ہیں کیونکہ یہ تین صحابہ سے مروی ہیں جن پر اللہ جل وعلا وتقدس تعالٰی کی رضا وارد ہے (ت)

الحمدللہ کہ یہ موجز تحریر سلخ ذی القعدہ میں شروع اور چہارم ذی الحجہ روز جہاں افروز دوشنبہ ۱۳۰۵ ہجریہ قدسیہ علٰی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ کو بدرسمائے اختتام ہوئی، وصلی اللہ تعالٰی علٰی خاتم النبیین بدر سماء المرسلین محمد وآلہ والائمۃ المجتہدین والمقلدین لہم باحسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العٰلمین واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

---

[1] سنن الدارقطنی باب تخفیف القرأۃ لحاجۃ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۲/ ۸۸